بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں حضرت نماز ظہر میں مسجد مبارک میں تشریف لاتے ہیں. لیکن بعد اس کے چونکہ دوران سر کے سبب تکلیف رہتی ہے اس واسطے عصر کے وقت شاذ و نادر تشریف لا سکتے ہیں۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول ہر روز نماز عصر کے بعد مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے۔ پہلے تین پارے گذشتہ پیر کے دن ختم ہوئے اس ہفتہ میں منشی محمد اروڑا کپورتھلہ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لا کر حضرت کیخدمت میں حاضر ہوئے۔ بابو عطا الٰہی صاحب اپنے وطن کو واپس چلے گئے۔

ماسٹر فقیر اللہ صاحب جو پہلے مدرسہ تعلیم الاسلام کے مدرس تھے اور کچھ عرصہ سے میانوالی محکمہ بندوبست میں کام کرتے تھے۔ دفتر ریویو آف ریلیجنز کے ہیڈ کلرک مقرر ہو کر قادیان واپس آ گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ یہ تقرر اُن کے واسطے اور دفتر میگزین کے واسطے موجب خیر و برکت کا کرے۔

حافظ محمد اسحاق صاحب ڈرائنگ ماسٹر گورنمنٹ انجینیرنگ اسکول لاہور موسمی تعطیلات کی تقریب پر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر رہنے کے واسطے قادیان آ گئے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ان کے تین شاگرد بھی ہیں۔

نشان زلزلہ

پروفیسر اوموری صاحب تو کہہ ہی گئے تھے کہ اب ہندوستان سو سال تک زلازل کے خطرات سے پاک ہے مگر بات وہی سچی نکلی جو خدا نے اپنے رسول کی معرفت فرمائی تھی اور آئے دن ہندوستان میں زلازل کی خبر کہیں نہ کہیں سے آ ہی جاتی ہے۔ چنانچہ شب درمیانی ۲۰ و ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء کے قریب دو بجے رات کے ایک نہایت تیز دھکہ زلزلے کا لگا۔ جس کے متعلق مختلف شہروں سے خبریں آئی ہیں جن میں سے بعض ذیل میں نقل کی جاتی ہیں۔ دیکھئے یہ زلزلہ بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کو خود محسوس ہوا ہے یا آپ ایسے ہی غفلت کی نیند سویا کرتے ہیں۔ کہ پہلے کی طرح اب بھی آپ کو اپنی اہلیہ کی خبر کی تکذیب ہی کرنی پڑی۔ اخبار اہل حدیث کے آنے سے معلوم ہوگا۔ جس کے وہ ایڈیٹر ہیں۔

(۱) - قاضی حبیب اللہ صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ از لاہور ۲۱ - جولائی ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم معظم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آج رات کے دو بجے ایک عجیب نظارہ تھا۔ پہلے روز سے گرد وند ہوئی پھر زلزلہ آیا۔ تین چار جھٹکے لگے تھے کہ تمام لوگ اپنے بستروں سے الگ ہو گئے۔ توبہ توبہ کی صدائیں آنے لگیں۔ پرندوں نے درختوں کو چھوڑ کر خلا میں اُڑنا شروع کیا اور ان کی آوازیں اور خطرہ میں ڈال رہی تھیں۔ خدا خدا کر کے زلزلہ مدہم ہوا تو جان میں جان آئی۔ دیکھئے! منکر اس زلزلے سے کیا سبق لیتے ہیں۔ یا بڑے زلزلہ کا انتظار کرتے ہیں۔

آج ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آتے ہیں۔ اگر کوئی بڑا زلزلہ بھی آگیا۔ تو کیا بڑی بات ہے۔

(۲) برادر محمد حیات صاحب وزیر آباد سے تحریر فرماتے ہیں

از وزیر آباد ۔ مورخہ ۲۱ - جولائی ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مجبی جناب مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ گذشتہ شب رات کے ۲ بجے پر یہاں زلزلہ کی تیز حرکت محسوس ہوئی۔ اکثر شہر کے مرد و زن بیدار ہو کر استغفار استغفار پکارنے لگ گئے۔ خدا وند کریم اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے اور مخالفین کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی توفیق رفیق حال ہو۔ آمین۔

بحضور حضرت اقدس علیہ السلام دعا کے لئے عرض کریں حضرت حکیم الامۃ کی خدمت میں سلام عرض فرما دیں۔

خاکسار محمد حیات احمدی۔

(۳) سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں آج رات قریب ۲ بجے رات زلزلہ کا اچھا دھکہ محسوس ہوا۔ ایک خاص گڑگڑاہٹ اور شور ساتھ تھا۔ غافلوں کو بیدار کرنے کے سامان ہیں۔ اللہ تعالےٰ مخالفوں کی آنکھیں کھولے۔ اور ہم عاجزوں کے ایمان میں ترقی بخشے۔

(۴) اخبار عام لاہور لکھتا ہے۔ کہ ۲۰ جمعہ و سنیچر کی درمیانی رات قریب ۲ بجے رات لاہور میں ایک سخت زلزلہ محسوس ہوا بڑے زور کے دھکے تھے۔

(۵) پیسہ اخبار لاہور لکھتا ہے۔ ۲۰ - جولائی ۱۹۰۶ء کی رات کو قریب ۲ بجے کے زلزلہ آیا۔ پہلا جھٹکا نہایت سخت اور پریشان کرنے والا تھا دوسرا اس سے ہلکا تھا مگر دیر تک رہا۔

ایسا ہی اور بھی بہت سے مختلف مقامات سے اس زلزلہ کے متعلق خبریں آ رہی ہیں جب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام شائع ہوا ہے کہ :-

"پھر چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار"

تب سے اس قسم کے تین زلزلے آ چکے ہیں اور اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ زلازل انہیں پانچ نشانوں میں داخل ہیں تو اس قسم کے دو اور زلزلے آئیں گے اور پھر ایک سخت ہوگا لیکن زلازل کے متعلق بہت سے الہامات ہو چکے ہیں اور ممکن ہے کہ وہ پانچ ان کے بھی علاوہ ہوں۔ اس زلزلے کے متعلق جو ۲۱ جولائی کو آیا۔ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء کا الہام پہلے سے خبر دیتا تھا جو اس طرح سے ہے۔ کہ زلزلہ آنے کو ہے۔

مہلت میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں ایک بیٹے لڑکے کے پیدا ہونے کے متعلق جو پیش گوئی تھی کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے۔ دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ اس تباہی کو ہنوز اللہ تعالےٰ نے اور پیچھے ڈال دیا ہے یعنی ان کے گھر میں فی الحال لڑکی پیدا ہوئی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ دنیا کے سرکش لوگوں کے لئے کچھ اور مہلت منظور ہے تب بالفعل میاں منظور محمد کے گھر میں لڑکا نہیں بلکہ لڑکی پیدا ہوگی اور لڑکا بعد میں ہوگا مگر ضرور ہوگا۔

(دیکھو اخبار بدر مورخہ ۱۴ جون ۱۹۰۶ء)

ڈائری

القول الطیب

گناہ کی فلسفی ایک شخص نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ دنیا میں لوگ بہت گنہگار ہوں گے۔ مگر میرے جیسا گنہگار تو کوئی نہ ہوگا میں نے بڑے بڑے سخت گناہ کئے ہیں۔ میری بخشش کس طرح ہوگی۔ حضرت نے فرمایا۔ دیکھو۔ خدا جیسا غفور الرحیم کوئی نہیں۔ اللہ تعالےٰ پر یقین کامل رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر دنیا بھر میں کوئی گنہگار نہ رہے تو میں ایک اور اُمت پیدا کروں گا۔ جو گناہ کرے اور میں اس کے گناہ بخش دوں۔ اللہ تعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام غفور ہے اور ایک رحیم۔ یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے۔ مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔

ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین

اللہ تعالےٰ ان لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں۔ خدا تعالےٰ نے ہر ایک شے میں ایک حکمت رکھی ہے۔ اگر آدم گناہ کر کے توبہ نہ کرتا اور خدا کی طرف نہ جھکتا۔ تو صفی اللہ کا لقب کہاں سے پاتا۔ اگر کوئی انسان ایسا اپنے آپ کو دیکھتا۔ کہ جیسا ماں کے پیٹ سے نکلا ہے اور اپنے اندر کوئی گناہ نہ دیکھتا تو اس کے دل میں تکبر پیدا ہوتا۔ جو تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور شیطان کا گناہ ہے۔ شیطان نے گھمنڈ کیا کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا اسی واسطے وہ شیطان بن گیا۔ گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے۔ وہ نفس کو توڑنے کے واسطے ہے جب انسان سے گناہ ہوتا ہے۔ تو وہ اپنی بدی کا اقرار کرتا ہے اور اپنے عجز کو یقین کر کے خدا تعالےٰ کی طرف جھکتا ہے۔ جس طرح مکھی کے دو پر ہیں کہ ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں تریاق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر تمہارے کھانے پینے کی چیزوں میں مکھی پڑے تو وہ اپنا صرف ایک پر اس کے اندر ڈبوتی ہے۔ جس میں زہر ہے۔ پر تم اس کو نکالنے سے پہلے اس کا دوسرا پر بھی ڈبو لو۔ کہ وہ اس کے بالمقابل تریاق ہے۔ یہ مثال انسان کے گناہ اور توبہ کی ہے اگر گناہ صادر ہو جاوے تو توبہ کرو کہ وہ اس کے واسطے تریاق ہے اور گناہ کے زہر کو دور کر دیتی ہے عاجزی اور تضرع سے خدا تعالےٰ کے حضور میں جھکو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔ اگر گناہ نہ ہوتا۔ تو ترقی بھی نہ ہوتی۔ جو شخص جانتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے اور اپنے آپ کو ملزم دیکھتا ہے۔ وہ خدا کی طرف جھکتا ہے۔ تب اس پر رحم کیا جاتا ہے اور وہ ترقی پکڑتا ہے۔ لکھا ہے

التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے۔ کہ گویا اُس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔ لیکن توبہ سچے دل کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ اور نیت صادق کے ساتھ چاہیئے کہ انسان پھر کبھی اس گناہ کا مرتکب نہ ہوگا۔ گو بعد میں بہ سبب کمزوری کے ہو جاوے۔ لیکن توبہ کرنے کے وقت اپنی طرف سے یہ پختہ ارادہ اور سچی نیت رکھتا ہو کہ آئندہ یہ گناہ نہ کرے گا۔ نیت میں کسی قسم کا فساد نہ ہو بلکہ پختہ ارادہ ہو کہ قبر میں داخل ہونے تک اس بدی کے قریب نہ آئے گا۔ تب وہ توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ اپنے بندوں کو امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ ان کو انعام دیوے۔ انعام حاصل کرنے کے واسطے امتحانوں کا پاس کرنا ضروری ہے۔

نماز کے اندر دعا فرمایا۔ نماز کے اندر ہی اپنی زبان میں خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرو سجدہ میں بیٹھ کر رکوع میں کھڑے ہو کر ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں کرو۔ بے شک پنجابی زبان میں دعائیں کرو۔ جن لوگوں کی زبان عربی نہیں اور عربی سمجھ نہیں سکتے ان کے واسطے ضروری ہے کہ نماز کے اندر ہی قرآن شریف پڑھنے اور مسنون دعائیں عربی میں پڑھنے کی بعد اپنی زبان میں بھی خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگے اور عربی دعاؤں کا اور قرآن شریف کا بھی ترجمہ سیکھ لینا چاہیئے۔ نماز کو صرف منتر منتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ اس کے معانی اور حقیقت سے معرفت حاصل کرو۔ خدا تعالےٰ سے دعا کرو کہ ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے۔ تو ہم کو معاف کر اور دنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔ آج کل لوگ جلدی جلدی نماز کو ختم کرتے ہیں اور پیچھے لمبی دعائیں مانگنے بیٹھتے ہیں۔ یہ بدعت ہے۔ جس نماز میں تضرع نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں۔ خدا تعالےٰ سے رقت کے ساتھ دعا نہیں وہ نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی نماز ہے۔ نماز وہ ہے۔ جس میں دعا کا مزا آجاوے۔ خدا کے حضور میں ایسی توجہ سے کھڑے ہو جاؤ کہ رقت طاری ہو جائے۔ جیسے کہ کوئی شخص کسی خوفناک مقدمہ میں گرفتار ہوتا ہے اور اس کے واسطے قید یا پھانسی کا فتویٰ لگنے والا ہوتا ہے۔ اس کی حالت حاکم کے سامنے کیا ہوتی ہے۔ ایسے ہی خوف زدہ دل کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے سامنے کھڑا ہونا چاہیئے۔ جس نماز میں دل کہیں ہے اور خیال کسی طرف ہے اور منہ سے کچھ نکلتا ہے۔ وہ ایک لعنت ہے۔ جو آدمی کے منہ پر واپس ماری جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے

”ویل للمصلین الذین ہم عن صلوٰتہم ساہون“

لعنت ہے۔ ان پر جو اپنی نماز کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ نماز وہی اصلی ہے۔ جس میں مزہ آ جاوے۔ ایسی ہی نماز کے ذریعہ سے گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ نماز ہے۔ جس کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے نماز مومن کے واسطے ترقی کا ذریعہ ہے۔

ان الحسنات یذہبن السیئات

نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہے۔ دیکھو بخیل سے بھی انسان مانگتا رہتا ہے تو وہ بھی کسی نہ کسی وقت کچھ دے دیتا ہے۔ اور رحم کھاتا ہے۔ خدا تعالےٰ تو خود حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں دوں گا۔ جب کبھی کسی امر کے واسطے دعا کی ضرورت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا۔ کہ آپ وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے اور نماز کے اندر دعا کرتے۔

دعا کے معاملہ میں حضرت عیسےٰ نے خوب مثال بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک قاضی تھا جو کسی کا انصاف نہ کرتا تھا اور رات دن اپنی عیش میں مصروف رہتا تھا ایک عورت جس کا ایک مقدمہ تھا وہ ہر وقت اس کے دروازے پر آتی تھی اور اس سے انصاف چاہتی وہ برابر ایسا کرتی رہتی یہاں تک کہ قاضی تنگ آگیا اور اس نے بالآخر اس کا مقدمہ فیصلہ کیا اور اس کا انصاف اُسے دیا۔ دیکھو کیا تمہارا خدا قاضی جیسا بھی نہیں کہ وہ تمہاری دعا سے اور تمہیں تمہاری مراد عطا کرے۔ ثابت قدمی کے ساتھ دعا میں مصروف رہنا چاہیئے۔ قبولیت کا وقت بھی ضرور آہی جائیگا۔ استقامت شرط ہے۔

۱۷ - جولائی ۱۹۰۶ء - ڈاکٹر عبد الحکیم کا ذکر تھا - فرمایا - وہ ہم سے ہی کیا پھرا ہے وہ تو خود اسلام سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی پھر گیا ہے افسوس تو ان مولویوں اور مسلمانوں پر ہے - جو اسلام کا دعوے کر کے ایک ایسے آدمی کی حمایت کرتے ہیں - اور اس کا ساتھ دیتے ہیں - جو خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بھی ضروری نہیں جانتا - اور اس کے نزدیک گویا آنحضرت کے وجود کا ہونا نہ ہونا برابر ہے - افسوس ہے کہ ہمارے بغض کے سبب یہ لوگ ایسے کام کرتے ہیں کہ خود ہی اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں -

فرمایا - چراغ دین مسیح بنتا تھا - عیسائیوں نے اس کی امداد کی - مگر خدا کے مسیح کے بالمقابل وہ ناکام رہا - ہمارا دعوے بھی مسیح ہونے کا ہے لیکن ہمارے ساتھ عیسائی لوگ سخت عداوت رکھتے ہیں - اور چراغ دین کا دعوے بھی مسیح ہونے کا تھا مگر اس کی امداد اور نصرت میں کھڑے ہو گئے - وجہ یہ ہے کہ وہ جھوٹا تھا اور یہ بھی جھوٹے ہیں - جو انسان کو خدا بناتے ہیں - جھوٹا جھوٹے کا حامی اور ناصر بن جاتا ہے - لیکن صادق کا ساتھ صرف وہی لوگ دے سکتے ہیں - جو راستباز ہوں اور ایسے لوگ ہمیشہ تھوڑے ہوتے ہیں -

وصولی قیمت اخبار

۱۹۰۶ء نصف سے زائد گذر چکا ہے اور بہت سے احباب کی طرف سے قیمت اخبار تا حال وصول نہیں ہوئی اس واسطے ایسے احباب کی خدمت میں اخبار وی پی بھیجنے کی تجویز کی گئی ہے - ہر ایک صاحب کی خدمت میں کم از کم پندرہ روز پہلے اطلاع کی جاتی ہے کہ فلاں پرچہ آپ کے نام وی پی کیا جائے گا - اتنے دن پہلے اس واسطے اطلاع کی جاتی ہے - کہ اگر کوئی صاحب کسی وجہ سے وی پی لینے کے واسطے طیار نہ ہوں تو فوراً ہم کو اطلاع کر دیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں وی پی اپس آوے اور مطبع کو الٹا نقصان ہو - دیگر چونکہ دفتر کے محرر صاحب رخصت پر ہیں اور عارضی محرر ایک بالکل ناتجربہ کار اور ناواقف آدمی ہے - اس واسطے ممکن ہے کسی صاحب کے حساب میں کچھ غلطی ہو تو فوراً ہمیں اطلاع کی جائے - احتیاط تو بہت کی جاتی ہے - حتی الوسع میں خود حساب دیکھ لیتا ہوں مگر مجھے اتنی فرصت نہیں کہ ہر ایک وی پی کے وقت حساب کے تمام رجسٹروں کی پڑتال کروں - اس واسطے خریداروں کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ ان کارڈوں کے جوابات جلد عنایت فرماویں جو صاحب خط کا جواب نہ دیں گے سمجھا جائے گا وہ وی پی لینے کے واسطے طیار ہیں -

ایک نومسلم کا خط

سکھ سردار غور فرماویں

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضور اقدس جناب امام الوقت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آداب وقدم بوسی کے بعد مدعا خاطر و داستان سرگذشت پیش حضور ہے اور وہ یہ ہے - کہ خاکسار سکول موضع سمبڑیال میں تعلیم پاتا تھا - اور میں گرنتھ صاحب بھی پڑھتا تھا کیونکہ میں جرم سے ہندو تھا - اکثر جھوں کی اولاد میں سے تھا - گرنتھ پڑھتے پڑھتے میرے دل میں کچھ شکوک توحید کے بارے میں پڑ گیا اور میں نہایت مجبور ہوا اس وقت اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ ڈال دیا کہ اب قرآن شریف پڑھ میں نے اپنے استاد سے جو اسکول میں تعلیم دیتا تھا مولوی تھا اس سے کہا کہ مجھ کو قرآن شریف سکھا دو - مولوی صاحب نے بباعث میرے والدین انکار کیا کیونکہ ایک طرف میرے والدین رہتے تھے اور دوسری طرف میرے نلکے اور تیسری طرف میرے سسرال - میں نے استاد سے بہت عجز و انکسار کیا تو آپ نے پوشیدہ رات کو قرآن شریف کی تعلیم دینی شروع کی - بفضلہ تعالیٰ رات رات ہی نو ماہ تک بندہ نے قرآن شریف ختم کر لیا اور اسکول کی تعلیم پاتا رہا جب بندہ نے خوب غور سے قرآن شریف اور گرنتھ کا مقابلہ کیا - تو قرآن شریف میرے دل کو سچا معلوم ہوا - اور میرے دل میں اس کلام پاک کی سچائی گھس گئی اب میرا دل یہی چاہتا ہے کہ بال بال سے صدا اس پاک کلام کی نکلتی رہے - بسوئے مطلب آمدم - جب بندہ نے خوب سچائی قرآن شریف معلوم کر لی - اور جوش محبت قرآن شریف غالب ہوا - تو بندہ اپنے والدین کے گھر گیا اور ان کو کہا کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں تو انہوں نے منع کیا اور کہا تم کو اسی واسطے علم پڑھایا گیا ہے کہ تو اب اپنی ذات کو داغ لگاتا ہے اور ہم کو شرمسار کرتا ہے - بندہ نے کہا کہ میں ہرگز ہرگز اب نہیں رک سکتا - کیونکہ میں نے اسلام کو سچا دیکھا ہے اور تمہارا مذہب جھوٹا ہے - تو میرے باپ اور باپ کے بڑے بھائی نے ارادہ میرے قتل کا کیا اور مجھ کو صاف کہدیا کہ اگر تو باز نہ آئے گا تو ضرور تم کو قتل کر دیں گے - بندہ بباعث خوف قتل اور دوسرا شوق دین احمدی رات کو وہاں سے بسوئے لاہور گریز کیا - لاہور میں آتے بفضل خدا مشرف باسلام ہو گیا - بندہ کو از بس عشق وشوق اللہ کے ملنے کا ہے - بہت درویش فقیر بیعت اپنی دینے کے ڈھونڈے - مگر کوئی نہ ملا - اب چند روز ہوئے ہوں گے بندہ کو دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا اور سوچا تو آپ کے ایک مرید محمد یٰسین احمدی گنجوی کے نام مشہور تھے پایا اور دل ان کے ہاتھ پر بیعت دینے کو تیار ہو گیا جب عرض کی گئی تو آپ نے کہا - آج بیعت لینے والا جہان پر سوائے امام الوقت مسیح موعود و مہدی معہود کے - جو قادیان شریف میں اللہ تعالیٰ نے بھیجے ہیں - کوئی نہیں - اور آپ کے تابعدار اور غلام اور مرید ہیں - تم بھی وہاں آں حضور کی بیعت میں داخل ہو جاؤ - سو ان کا یہ کلمہ میرے دل میں اثر کر گیا - اسی وقت یا دوسری صبح کو یہ درخواست حضور کی خدمت میں بھوائی گئی - سو آپ اس خاکسار کو بیعت میں داخل فرما کر جماعت احمدیہ میں جگہ عنایت فرماویں اور دعا میرے واسطے اللہ تعالیٰ سے کریں - تا مجھ سے اللہ تعالیٰ دین احمدی کے احکام بخوبی پورے کراوے اور استقامت نصیب کرے - نیز حضور عالی بندہ طالب حق ہے اور کچھ طمع نہیں - آپ اللہ کے پیارے اور نبی ہیں میری واسطے سفارش بدرگاہ خداوند کریم کر کے اللہ تعالیٰ سے میرا سلوک کرا دیویں - اور ملا دیویں - کیونکہ میں آج تک کفر میں تھا اور کوئی خبر نہ تھی - اب اللہ تعالیٰ نے میرے نصیب کو یاور کیا - اور دین محمدی میں داخل کر کے آپ تک پہنچا دیا میری طرف سے آپ کو آداب اور السلام علیکم قبول باد - اور جس شخص کے ذریعہ اس خاکسار نے آپ کو پہچانا ہے اس کے حق میں بھی آپ نیک دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کو صراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کے راستہ پر چلاوے اور استقامت دے - سب احمدی بھائیوں کو السلام علیکم اور مبارک ہو کہ یہ خاکسار گمراہی سے بفضلہ نکل کر اسلام میں داخل ہوا -

نواب دین سابق منشی سنگھ ولد سردار وده وا سنگھ راجپوت

بااد منور

تفسیر سورۃ الناس

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس سورہ شریف کے شروع میں انسان کا نام تین بار لیا گیا ہے۔ اور ہر بار اللہ تعالیٰ کا ایک جدا نام اُس پر رکھا گیا ہے۔ یعنی پہلی دفعہ رب الناس کہا گیا ہے۔ دوسری بار ملک الناس فرمایا ہے اور تیسری بار الٰہ الناس مذکور ہوا ہے۔ یہ ہر سہ صفات الٰہیہ انسان کی تین مختلف حالتوں کیطرف اور اللہ تعالیٰ کے تین فیضانوں کیطرف جو انسان کی ان حالتوں پر وارد ہوتے ہیں اشارہ کرتی ہیں۔

انسان بلحاظ اپنی روحانی ترقی یا تنزل کے تین درجے رکھتا ہے۔ سب سے ادنیٰ درجہ کا انسان وہ ہے جسے کچھ خبر نہیں کہ حصول نیکی اور حصول معرفت الٰہی کیا شے ہے اور وہ کتنی بڑی نعمت ہے۔ ایسے شخص کے واسطے نیکی بدی سب برابر ہے۔ اگر وہ بدی کرتا ہے تو اُسے کبھی کچھ فکر نہیں ہوتا کہ میں بدی کرتا ہوں۔ اُس کا نفس اُس پر نہ صرف غالب ہے بلکہ پوری طرح اُس پر حکمران ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ دین اور دینداری کیا لطف اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور نہ دیندار ونکی محبت اختیار کرتا ہے اور نہ اس کو کبھی یہ خواہش ہی پیدا ہوتی ہے کہ دیندار بنے۔ وہ اپنی حالتیں مثل ایک بے خبر کے پڑا ہے جس نے معرفت کا کبھی نام بھی نہیں سنا۔ یہ شخص نفس امارہ کے ماتحت ہے۔ پر خدا تعالیٰ ان سب کے واسطے رب الناس ہے۔ یعنی وہ سب کی پرورش کرتا ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے اور دہریہ ہیں اُن سب کی بھی پرورش کرتا ہے جو سختی کے ساتھ اسکی ہستی کا انکار کرتے ہیں۔ اور اُس کے پیارو نکی مخالفت کرتے ہیں۔ اُن سب کی بھی پرورش کرتا ہے۔ گو ایسے لوگوں کے واسطے ایک وقت عذاب کا بھی بالآخر آجاتا ہے۔ مگر سردست وہ سب اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اس لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ رب الناس ہے۔ جو لوگ نیکی کرتے ہیں اُنکی پرورش ہوتی ہے جو بدی کرتے ہیں انکی پرورش ہوتی ہے۔ بارش آتی ہے تو نیک و بد سب کے کھیت کو سیراب کر جاتی ہے اور سورج نکلتا ہے تو کافر اور مومن سب کو روشنی دیدیتا ہے۔ ہوا چلتی ہے تو مسلم اور غیر مسلم سب کو اپنا فائدہ پہونچا دیتی ہے۔ اس لحاظ سے خدا تعالیٰ کی ربوبیت عام ہے۔ وہ تمام جہان کے لوگوں کا رب ہے۔ کوئی بڑا ہو یا چھوٹا ہو۔ امیر ہو یا غریب ہو۔ دانا ہو یا بیوقوف ہو۔ عالم ہو یا جاہل ہو۔ بادشاہ ہو یا رعایا ہو۔ ہر ایک کو اسکی ربوبیت عامہ سے حصہ دیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ رب الناس ہے۔

درمیانہ درجہ کے لوگ جو درجہ اوسط نے اوپر کے درجہ میں ہیں وہ ہیں جن کو معرفت الٰہی کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے جان لیا ہے کہ نیکی عمدہ شے ہے اور وہ خواہش رکھتے ہیں کہ اپنی موجودہ حالت سے نکلیں اور ترقی کریں اور آگے قدم رکھیں۔ بدیوں کو چھوڑ دیں اور نیکیوں کو اختیار کریں۔ لیکن ان کا نفس ہنوز ان پر غالب ہے۔ وہ بدی سے پرہیز کرتے ہیں مگر بسبب کمزوری پھر بھی کسی کسی وقت بدی میں گر جاتے ہیں۔ اُٹھتے ہیں اور پھر گرتے ہیں۔ پھر اُٹھتے ہیں اور پھر گرتے ہیں۔ یہی حالت انکی ہوتی رہتی ہے۔ وہ دل سے سچی توبہ کرتا ہے کہ آئندہ یہ کام نہ کرونگا لیکن نفس کے جذبہ کے وقت پھر کر بیٹھتا ہے اور خدا تعالیٰ کی غفاری اور ستاری کیطرف پھر جھکتا ہے۔ اور اُسکی رحمت کے حصول میں فریادی ہوتا ہے اور اپنی کمزوری کے سبب نالاں رہتا ہے۔ اور شب و روز اسی فکر میں سرگرداں پھرتا ہے کہ کب وہ وقت آئیگا کہ پھر بدی اُس کے قریب کبھی نہ آئیگی۔ وہ اقرار کرتا ہے کہ میں ایک بادشاہ حقیقی (ملک الناس) کی حکومت کے ماتحت ہوں اور اس کے قوانین کی فرمانبرداری مجھ پر واجب ہے۔ اسواسطے وہ قواعد شرعیہ کی پابندی کیواسطے ہر وقت سعی کرتا رہتا ہے۔ لیکن اپنی کمزوری اور اپنے ضعف کے سبب غلطی کر بیٹھتا ہے اور اپنے بادشاہ سے معافی کا طلبگار رہتا ہے۔ ایسے شخص کا نفس لوامہ ہے وہ غلطی کر بیٹھتا ہے۔ لیکن اس غلطی پر راضی نہیں رہتا بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے اور غمگین ہوتا ہے اور افسوس کرتا ہے کہ میں نے کیوں ایسا کام کیا۔ اور پھر توبہ کرتا ہے اور ہر دفعہ اسکی توبہ سچے دل کے ساتھ ہوتی ہے اور توبہ کے وقت وہ کبھی وہم نہیں رکھتا کہ دوبارہ یہ کام کریگا۔ اسیواسطے خدا تعالیٰ اُس پر رحم کرتا ہے اور اُسکی توبہ کو قبول کرتا ہے۔ اور اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

اس سے بڑھکر درجہ والے وہ لوگ ہیں جو ہر طرح سے تمام گناہوں کو چھوڑ چکے ہیں اور اُن کے نفسانی جذبات ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ اور اب کوئی بدی اُن کو دکھ نہیں دیتی بلکہ وہ آرام اور اطمینان کے ساتھ اپنے خدا کی بندگی میں مصروف ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرا چکے ہیں اور اُسکی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک ان کے دل میں باقی نہیں رہا۔ اور انہوں نے اُس واحد خدا کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور کو بدل و جان قبول کر لیا ہے اور نہایت نیک نیتی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدود اور قانون اور تقدیروں کو بارادت تمام سر پر اٹھا لیا اور نیز وہ تمام صداقتیں اور پاک معارف جو اسکی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اسکی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء پہچاننے کے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نفس مطمئنہ رکھتے ہیں اور یہ سبب اس کے اُن کے افعال اقوال حرکات خیالات عبادات وغیرہ میں ان کا مقصود محبوب اور معبود صرف اللہ ہی ہے جو کہ الٰہ الناس ہے۔

انسان کے ان ہر سہ درجات اور حالات کیطرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ ان ہر سہ حالات کو صوفیا نے اپنی تجربہ کردہ باتوں کے ذکر کے ساتھ عجیب عجیب پیرایوں میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ حافظ شیراز نے نفس لوامہ کی مشکلات پر نگاہ کر کے اس مضمون کو اس شعر میں ادا کیا ہے ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

حافظ شیراز نے اس شعر میں انسان کی ان تین حالتوں کو ظاہر کیا ہے اور اسکی تمثیل کے واسطے دریا اور اس کے دو کناروں کے نظارہ کو لیا ہے۔ کچھ لوگ دریا کے اس کنارے پر ہیں۔ کچھ اُس کنارہ پر پہونچ گئے ہیں کچھ کشتی میں بیٹھے ہوئے ہنوز اس فکر میں ہیں کہ اُس کنارے تک پہنچ جائیں۔ ایک کنارہ تو ویران سا ہے اسمیں کوئی شاندار مکان ہے اور نہ پھل پھول ہیں اور اسمیں رہنے والے جاہل لوگ ہیں جو دوسرے کنارے کی نعمتوں اور عمدہ اشیاء سے بیخبر ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ دوسرے کنارہ پر کیا کیا آرام کے ذرائع ہیں۔ پس وہ اپنی حالت میں غافل ہیں اور انکو یہ خواہش بھی نہیں کہ دوسری طرف جا دیں اور ان لوگوں میں جا کر شامل ہو دیں جو دوسرے کنارے پر رہتے ہیں۔ [illegible] اپنے موجودہ حال میں ویسے ہی خوش [illegible] دوسرے کنارے پر وہ لوگ ہیں جو دریا [illegible] تکالیف اور مصائب کو جھیل کر اپنے [illegible] تک پہونچ چکے ہیں اور اب آرام کے

ان کو کوئی دکھ اور مصیبت نہیں ہے اور نہ اُن کے لئے وہ بے امنی اور غفلت کی حالت ہے جو اُس کنارے والوں کے لئے ہے اور نہ ان کے واسطے وہ خطرات اور ہر وقت کا خوف ہے جو کشتی والوں کے لاحق حال ہوتا ہے بلکہ وہ ان تمام مشکلات میں سے گذر چکے ہیں اور تمام مصائب کو عبور کر چکے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں جو حالت مطمئنہ کو حاصل کر چکے ہیں اور ان کا نفس نفس مطمئنہ ہے۔ اور پہلے لوگ وہ تھے جن کا نفس نفس امارہ تھا۔ پس دریا کے دو کناروں پر دو قسم کے لوگ آباد ہیں۔ ایک کنارے پر وہ ہیں جو نفس امارہ رکھتے ہیں اور دوسرے کنارہ پر وہ ہیں جو نفس مطمئنہ رکھتے ہیں۔ حافظ شیرازی نے ان ہر دو کو اپنے شعر میں سبکسار کہا ہے کیونکہ ایک کو معرفت کی خبر ہی نہیں اور دوسرے کو معرفت حاصل ہو چکی ہے پس وہ دونوں سبکسار ہیں کیوں یہ اپنے بوجھ اتار چکا ہے اور اُس نے ہنوز بوجھ اُٹھایا ہی نہیں لیکن مشکلات میں وہ شخص ہے جو درمیان میں ہے۔ کیونکہ اُس نے رذیل حالت میں رہنا پسند نہ کیا اور اعلیٰ حالت کی طرف جانا چاہا لیکن راستہ میں مشکلات کا دریا ایسا آگیا ہے جسمیں ہر طرف سے موجیں ہیں۔ اور رات اندھیری ہے اور گرداب گھیرے ہوئے ہیں اور ہر وقت خطرہ ہے کہ اب ڈوبے اب ڈوبے یہ درمیانی حالت نفس لوامہ کی ہے۔ اس کو معلوم ہو گیا ہے کہ نفس مطمئنہ ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ ان لوگوں کی صحبت نے جو نفس مطمئنہ حاصل کر چکے ہیں یا اُن کے حالات عجیبہ کے سننے سے اس کو رغبت پیدا ہوئی ہے کہ میں بھی نیک بن جاؤں اور ان لوگوں کے درمیان شامل ہو جاؤں۔ اور بظاہر پہلی نظر میں اُس کو بہت ہی آسان سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ میں منزل کو آسانی کے ساتھ طے کر لونگا اور ایسا ہی بن جاؤنگا جیسے کہ وہ لوگ ہیں۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں میں معلوم ہو جاتا ہے کہ اس راہ میں بہت مشکلات ہیں اور بدیوں کا ترک کرنا اور نیک بن جانا آسان بات نہیں ہے۔ ایسے وقت میں چلا اٹھتا ہے ع

کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

- چاروں طرف سے اپنے آپ کو دیکھتا ہے تب معلوم ہوتا ہے کہ اس کا حصول کوئی آسان امر نہیں ہے - کہنے کو تو ایک فقرہ ہے اور وہ بھی ایک

چھوٹا سا
لیکن جب
معلو
اقرار
افسـ
طرف
ہے کہ
عہد
تھوڑ
پر جانا

رہیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اس پر عمل شروع ہوتا ہے تب اسکی حقیقت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ایک ملازم کسی دفتر کا ایک کے بعد اپنے دفتر میں جاتا ہے اور ایک طرف زور دیتے ہیں کہ یہ کام فوراً کرو اور دوسری نماز کا وقت آجاتا ہے۔ اسوقت معلوم ہو جاتا ین کو دنیا پر مقدم کرنے کے کیا معنے ہیں۔ یا ایک ہ دار سرکاری جس کے خرچ بہت ہیں اور تنخواہ ی ہے وہ جب اس اقرار کے بعد اپنے کام ہے اور آمدنی کو کم پاتا ہے اور خرچ زیادہ ہے اور رشوت کے وسائل کھلے ہیں اور کوئی منع کرنیوالا نہیں اسوقت اُ کو معلوم ہوتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ رات کے وقت جب سردی کا موسم ہو اور گرم بستر کے اندر آدمی لیٹا ہوا ہو اور ہر ایک سامان آرام مہیا ہو۔ اور تہجد کا وقت اور خدا کے یاد کرنے کا وقت آجائے اور دل نہ چاہے کہ بستر سے اُٹھے اسوقت انسان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ میرا دین مقدم ہے یا دنیا مقدم ہے۔

غرض سلوک کی راہ میں سب سے مشکل مرحلہ وہی ہے جو نفس لوامہ کو طے کرنا پڑتا ہے کیونکہ اسکو شیطان کے ساتھ اور اس کے لشکر کے ساتھ ایک جنگ در پیش ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ وہ اس کو واپس اپنی حالت ردی پر لے جائے۔ کیونکہ وہ جیسا کہ اس سورت میں بیان کیا ہے خناس ہے یعنی انسان کو نیچے ہٹانا چاہتا ہے اور اُسکو رذیل حالتیں ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ شیطان بعض انسانوں کی صورت میں ہیں اور بعض بدروحیں ہیں جو کہ انسان کو خراب حالت میں ڈالنے کے واسطے اس کے دل میں طرح طرح کے وساوس ڈالتے ہیں جسکا ذکر اس سورہ شریف میں اسطرح سے ہے کہ یوسوس فی صدور الناس یعنی لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں۔ ان سے پناہ مانگنے کے واسطے خدا تعالیٰ نے یہ سورہ بطور کلمات دعائیہ کے نازل فرمائی ہے تاکہ اس کو پڑھکر اور خدا تعالیٰ سے پناہ مانگ کر انسان بدحالت میں پڑنے سے بچ جاوے۔

اے خدا تو اپنے فضل و کرم سے ہماری دستگیری فرما اور اس جماعت کے ممبروں کو نفس مطمئنہ عطا فرما۔ اور جو لوگ اس سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے انکی بھی آنکھیں کھول تاکہ وہ اس پاک راہ کو پہچان کر اسکی صداقت کا فائدہ حاصل کریں اور خدا کی برگزیدہ جماعت میں داخل ہو کر رحمت الٰہی سے حصہ وافر حاصل کریں۔ آمین ثم آمین

امراض سینہ کا علاج

میں خیال کرتا ہوں کہ امراض سینہ مثلاً سل۔ کھانسی۔ وغیرہ کے واسطے اس سورۂ شریف میں ایک دعا ہے۔ کیونکہ آجکل ڈاکٹروں نے یہ تحقیقات کی ہے کہ پھیپھڑے میں ایک باریک کیڑے ہوتے ہیں جنکو جرمس کہتے ہیں۔ جب وہ پیدا ہو جاتے ہیں تب پھیپھڑا زخمی ہو کر سل کی بیماری اور کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔ جن بھی ایک باریک اور مخفی شے کو کہتے ہیں اس سورہ میں اُن اشیاء کے شر سے پناہ چاہی گئی ہے جو سینے کے اندر ایک خرابی پیدا کرتے ہیں۔ ناظرین اس کا تجربہ کریں لیکن صرف جنتر منتر کی طرح ایک دعا کا پڑھنا اور پھونک دینا بیفائدہ ہے۔ سچے دل کے ساتھ مطلب اور معنے کو سمجھ کر یہ سورہ بطور دعا کے مریض اور اس کے معالج اور تیمار دار پڑھیں اور مریض کے حق میں دعا کریں تو اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے اور بخشنے والا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ایسے بیماروں اس کلام پاک کے ذریعہ سے شفا حاصل ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اس سورہ شریف میں ۶ آیتیں اور ۲۰ کلمے اور ۸۰ حروف ہیں۔

اس سورۂ شریف کے شان نزول کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آج کی رات مجھ پر اس قسم کی آیات نازل ہوئی ہیں کہ ان جیسی میں نے کبھی نہیں دیکھیں وہ معوذتین ہیں۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جن و انس کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے مگر جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ نے اور طرح اس امر کے متعلق دعا کرنا چھوڑ دیا اور ہمیشہ ان الفاظ میں دعا مانگتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوا کرتے تو ان معوذتین سورتوں کو پڑھ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے

اس کے بعد دوسرے ہفتہ میں سورہ فلق کی تفسیر ہدیہ ناظرین ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بدر صادق

۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء

شادی خانہ آبادی

نکاح کرنا بقائے نسل انسانی کے واسطے اور اصول تمدن اور معاشرت کے قائم رکھنے کے لئے ایک ضروری اور لابدی امر ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نکاح کرنا میری سنت ہے اور جو شخص میری سنت سے اعراض کرتا ہے وہ میرا نہیں۔ یہ ایک ایسی مفید اور ضروری رسم ہے کہ فارسیوں نے اس کا نام شادی رکھا ہے۔ گویا کہ تمام خوشیوں کا مجموعہ انسان کے واسطے اس پاک تعلق میں پیدا ہو سکتا ہے اور یہ وہ خوشی ہے۔ جو انسان کے واسطے ایک گھر کے آباد ہونے کی بناڈالتی ہے اور اسی واسطے اس کو شادی خانہ آبادی کہتے ہیں لیکن اس جگہ نکاح کا ذکر چھیڑنے سے میرا یہ منشا نہیں کہ نکاح کے فلسفہ اور اس کے مسائل اور اس کی خوبیوں اور مقاصد اور نتائج پر بحث کروں۔ بلکہ اس وقت میرا مطلب اس مضمون کے لکھنے سے صرف یہ ہے۔ کہ ناظرین کو دکھایا جاوے کہ نکاح

سنت طریق کے مطابق جس کا عملی نمونہ پھر اس زمانہ میں حضرت امام نے کر دکھایا ہے۔ کس طرح ہونا چاہئے اور لوگوں نے اپنی نادانی سے کس طرح اس پاک رسم کو بجائے خانہ آبادی کے خانہ بربادی بنا رکھا ہے۔ نبیوں کے سردار صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا سچ فرمایا تھا۔ کہ ہر ایک کام جو یہودیوں نے کیا وہ بالآخر مسلمان بھی کریں گے۔ یہود کی عادت تھی۔ کہ جب غیر قوموں میں جا کر بود و باش اختیار کرتے تو رفتہ رفتہ اس قوم کی تمام بد رسومات اور ناجائز طریقوں کو اپنے

اندر رائج کرتے اور ان کے ایسے پابند ہوتے کہ گویا وہی ان کے مذہبی احکام تھے۔ یہی حال بعینہ آج مسلمانوں کا ہے۔ ہندوستان میں ہندوؤں کی تمام رسومات شادی اور موت کے موقع کی مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں اور ایسی راسخ ہو چکی ہیں کہ گویا یہی ان کا دین اور ایمان ہے کسی کی موت کے وقت بین کرنے سر اور چھاتی پیٹنا سب عورتوں کا مل کر ایک سُر کے ساتھ کچھ بین کرنا اور ساتھ ساتھ ایک تال پر پیٹنا۔ برسوں تک سوگ کرنا۔ چارپائی پر نہ سونا۔ عیدوں کے دن خاص طور پر ماتم کرنا یہ سب رسوم جو اصل ہندوؤں کی ہیں اب مسلمانوں میں عام طور پر رائج ہیں اور بڑے زور شور کے ساتھ ان کی پابندی کی جاتی ہے اور جو لوگ ان رسومات کو ادا نہ کر سکیں ۔۔ ہتک جا

۔۔۔ کے گیت سننے وغیرہ ۔۔ ہیں جن کا نام و نشان ۔۔ مگر اب اچھے اچھے بز ۔۔ میں یہ سب ناپاک ر ۔۔

مبارک * مبارک * مبارک * مبارک * مبارک * مبارک * مبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

خدا مبارک کرے

ہم نہایت خوشی سے اس خبر کو آج شائع کرتے ہیں کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے صاحبزادہ اخویم میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور کا نکاح حضرت میر ناصر نواب صاحب کی ہمشیرہ مکرمہ کی دختر نیک اختر سے ہو گیا ہے جیسا کہ گذشتہ اخبار بدر میں لکھا گیا تھا کہ میر صاحب موصوف اسی تقریب پر سکندرراؤ ضلع علی گڈھ کو گئے ہوئے تھے اور اب بخیر و عافیت دلہن کو لیکر واپس پہنچ گئے ہیں اللہ تعالےٰ اس تعلق کو دولھا اور دلہن اور جانبین کے متعلقین کے واسطے اپنی خاص رحمت اور فضل کا موجب بنائے اور اس مبارک تقریب پر ہم مبارکباد کہتے ہیں اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اور حضرت ام المومنین کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں ہم حضرت میر صاحب اور اخویم ڈاکٹر صاحب موصوف اور عزیز محمد اسحاق صاحب اور انکی والدہ صاحبہ کی خدمت میں اور تمام احمدی جماعت کو مبارکباد کہتے ہیں اور بالآخر سب کے واسطے دعا کرتے ہیں کہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

"بدر"

قادیان - ۱۹ - جولائی ۱۹۰۶ء

مبارک ہو * مبارک ہو * مبارک ہو * مبارک ہو * مبارک ہو * مبارک ہو

ادا کی جاتی ہیں اور ان کے ادا کئے بغیر گویا تکمیل ہی نہیں ہو سکتی۔

ملک کے دنیوی ریفارمر بھی آج کل اس رائے پر پہنچ چکے ہیں کہ مسلمانوں کی تباہی کے جو اسباب ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شادی اور مرگ کے موقعہ پر ناجائز رسومات کے سبب بہت ہی فضول خرچی کی جاتی ہے اس فضول خرچی نے ہندوستان کے مسلمانوں کو ایسا خراب کیا ہے کہ کروڑوں روپیہ کی زمین ہر سال مسلمانوں کے قبضہ سے نکل کر ہندوؤں کے قبضہ میں چلی جاتی ہیں۔ اور زمیندار قوم دن بدن ذلیل اور مفلس ہوتی چلی جاتی ہے۔ سرکار انگلشیہ نے بڑی دانائی اور دور اندیشی کے ساتھ یہ کوشش کی ہے کہ پرانے زمیندار تباہ نہ ہونے پاویں۔ اور ان کی یادگاریں قائم رہیں اور ان کی اولاد در بدر بھیک نہ مانگے۔ مگر جب کسی کے سر پر بدقسمتی کا بھوت سوار ہوتا ہے۔ تو کسی کی ہمدردی اس کے واسطے کیا کر سکتی ہے۔ غرض شادی کی فضول خرچیوں نے ہند کے مسلمانوں کو بہت ہی نقصان پہنچایا ہے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شادی کے موقعہ پر نہایت سادگی اور صفائی کے ساتھ رسم نکاح ادا ہو جاتی تھی۔ سب سے اول بموجب حکم خدا عورت کے واسطے مہر کا مہیا کرنا مرد کے واسطے ضروری تھا اور اس کے واسطے بھی نہ زمین فروخت کرنے کی حاجت تھی اور نہ گھر کا سکان گرو رکھنے کی ضرورت تھی۔ بلکہ بغیر تکلف اپنی توفیق کے مطابق جو کچھ کسی کو میسر آگیا۔ وہی مہر میں دے دیا جاتا تھا۔ ایک صحابی کا ذکر ہے کہ اس کے نکاح کے وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ کہ مہر کے واسطے کچھ لے آؤ۔ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں۔ فرمایا۔ اپنے گھر میں جاؤ اور اہل و اقارب دریافت کرو اور کچھ لاؤ۔ اگرچہ ایک لوہے کی انگوٹھی ہو۔ گیا اور خالی واپس آگیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں تو لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ بالآخر ت کیا کہ تجھے کچھ قرآن شریف یاد ہے۔ اس د ہے۔ فرمایا وہ حصہ اس عورت کو بھی یاد کرا مہر ہوا۔ اس حدیث شریف میں غور کرنے ت ہے کہ صحابی کو اپنی ناداری کے ذکر کر عیب نہیں معلوم ہوا۔ پھر آں حضرت نے مایا کہ اچھا تمہارے پاس نہیں ہے تو جا کر قرض اکہ آج کل کے دنیا دار کیا کرتے ہیں یت کے مطابق بعد نکاح کچھ شیرینی تقسیم کرنا مثلاً کھجوریں اور ولیمہ کرنا یعنی دوستوں کو دعوت دینا اور کھانا کھلانا جائز ہے مگر یہ بھی اپنی استطاعت کے مطابق ہے نہ کہ بطور قرض کے چنانچہ ایک دفعہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے نکاح کے موقعہ پر ولیمہ اسی طرح سے ہوا تھا۔ کہ سب صحابی جو کچھ کسی کے پاس تھا اپنے اپنے گھر سے کھانے کے واسطے لے آئے۔ اور سب نے مل کر اور ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھا لیا۔

شادی بیاہ کے متعلق فضول رسموں کے اڑانے کے واسطے اور سنت نبوی کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بہت سی نظیریں قائم کردی ہیں۔ آپ کے گھر میں آپ کے دو صاحبزادوں کی شادی گذشتہ چند سالوں کے درمیان ہمارے سامنے ہوئی ہے اور ان کے علاوہ اور بہت سے بیرونی اور ساکنان قادیان کی شادیاں اس جگہ قادیان میں ہو چکی ہیں ہر ایک شادی یہی ہوتا ہے کہ طرفین کی رضامندی کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب یا کوئی دوسرے مولوی صاحب عموماً مسجد میں ایک خطبہ پڑھتے ہیں۔ جس میں نکاح کی ضرورت اور فوائد پر اور اصول معاشرت پر وعظ فرمانے کے بعد دولہا دلہن اور ان کے والدین کے نام لے کر اور مہر کی تعداد بیان کر کے اعلان نکاح کرتے ہیں۔ اور طرفین سے رضامندی کا اقرار لیتے ہیں۔ اس کے بعد حسب توفیق نکاح والے کچھ شیرینی تقسیم کر دیتے ہیں اور توفیق والے بعض دوستوں کو یا سب کو جیسا موقع ہو یا جیسا بن آوے بطور ادائے سنت نہ بطور رسم اور بہاجی کچھ کھانا کھلا دیتے ہیں۔ یہ دعوت دنیوی دعوتوں کی طرح اس نیت سے نہ کھائی جاتی ہے اور نہ اس نیت سے کھلائی جاتی ہے کہ کھانے والے کل ضرور اس کے عوض میں اپنی کسی شادی کے موقع پر کھانا دیں اور اگر نہ دیں تو یہ ان کے سر پر بطور قرض کے قائم رہے گا۔

صاحبزادہ میاں محمود احمد کی شادی پر میں خود ور ڈک گیا تھا۔ کیونکہ ان دنوں خلیفہ رشید الدین صاحب جن کے گھر میں صاحبزادہ صاحب کی شادی ہوئی تھی وہاں ملازم تھے اور صاحبزادہ بشیر احمد کی شادی کو ابھی تھوڑے دن گذرے ہیں۔ ہر دو موقعہ پر دس پندرہ آدمی دولہا کے ساتھ گئے اور نکاح کر کے لے آئے کسی موقع پر حضرت صاحب خود تشریف نہیں لے گئے اور نہ اس کو ضروری سمجھا گیا۔ کسی موقع پر بھی نہ ڈھول بجا نہ باجا۔ نہ آتش بازی نہ سہرا بندھا نہ اور کوئی رسم رسوم ادا ہوئی۔ حسب توفیق ادہر سے لڑکی کے واسطے کپڑا زیور دیا گیا اور اُدہر سے بھی حسب توفیق لڑکی اور لڑکے کے واسطے زیور کپڑا دیا گیا۔ نکاح ہوا۔ دعا کی گئی۔ ولیمہ ہوا اور بس۔

جماعت احمدیہ کے ممبروں کے واسطے ضروری ہے کہ شادی کے موقعہ پر زمانہ کی بد رسومات سے بچتے رہیں اور اپنے رشتہ داروں کے رعب کے نیچے نہ آ جاویں۔ جو ہنوز اس سلسلہ پاک میں داخل نہیں ہوئے اور اپنے دوسرے رشتہ داروں کو بد رسوم میں شامل ہونے کے واسطے مجبور کرتے ہیں۔

اگلے دن کا ذکر ہے۔ ایک دوست نے بذریعہ خط حضرت سے دریافت کیا کہ میرا ایک قریبی رشتہ دار ہے اور اس کے ہاں شادی کی ایک تقریب ہے۔ مجھے اس موقعہ پر ان کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے یا نہیں ہونا چاہیئے۔

حضرت نے فرمایا۔ رشتہ داروں کے ساتھ غمی اور شادی کے موقعہ پر ہمدردی کرنا اور ساتھ دینا ضروری ہے۔ سوائے ایسے رشتہ داروں کے جو سلسلہ حقہ کی سخت مخالفت کے درپے ہوں اور دشنام دہی کیا کرتے ہوں۔ ایسوں کے ساتھ تعلق رکھنا مناسب نہیں۔ باقی جو معمولی لوگ ہیں۔ اور معمولی طور پر اپنے دنیوی رنگ میں مصروف ہیں نہ مخالف ہیں نہ موافق ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ غمی و شادی میں شامل ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے ہاں ایسے وقت بھی یہ احتیاط ضروری ہے۔ کہ کسی قسم کی بدعت اور غیر شرع امر میں انسان شامل نہ ہووے اور کسی ناجائز بات میں حصہ نہ لے مثلاً وہ کنجریوں کا ناچ کراتے ہیں۔ تو اس مجلس میں نہ بیٹھے اور اگر کسی مجمع میں سلسلہ حقہ کے برخلاف تذکرہ ہو اور ہنسی ٹھٹھا کیا جائے۔ تو اس جگہ سے اُٹھ آوے یا اور کوئی بدعت کی رسم وہ لوگ کریں۔ تو ان میں شریک نہ ہو۔ باقی جائز اور شرعی امور میں اپنے رشتہ داروں کی ہمدردی کرے اور ان کے ساتھ اخلاق سے پیش آوے۔ خواہ وہ اس سلسلہ کے ممبر ہوں یا نہ ہوں بلکہ ہمارا تو یہ اصول ہے کہ دیگر مذاہب۔ ہندو۔ عیسائی کے ساتھ بھی اخلاق اور ہمدردی سے پیش آنا چاہیئے۔ وہ سب لوگ بیمار ہیں ان کی بیماری کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور ان پر رحم کرنا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بجناب اقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دام ظللکم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - جب مخالفین کی ہجو گوئیاں سنتے سنتے کلیجہ پک گیا اور دل اکتا گیا تو قلب میں تحریک پیدا ہوئی - کہ ان کی بے ہودہ گوئی کا جواب دیا جاوے مگر معاً یہ خیال آیا - کہ بدی را بدی سہل باشد جزا خاموشی اختیار کی - مگر چونکہ طبیعت کو لگاؤ تھا اور مدتوں شعر گوئی یعنی حسن و عشق اور گل و بلبل کے فسانوں میں خامہ فرسائی کی تھی - لہذا اچھی شاعری کے لئے ایک خاص تحریک قلبی نے آمادہ کیا - چنانچہ اس پریشانی و عجلت کی حالت اور قلیل مدت میں جو کچھ سر انجام سخن ہو سکا - پیش کش خدمت ہے - اگرچہ ہدیۂ گل بہ بوستان آوردن کا مرتکب ہوں تاہم امید تحسین و چشم آفرین رکھتا ہوں - کیا عجب کہ حضور ہم لوگوں کیواسطے دعا فرماویں اور ہماری کشتی گرداب مصائب سے نکل کر ساحل کامیابی و کامرانی پر پہنچے - بعد ملاحظہ بغرض انطباع اخبار بدر میں بھجوا دیا جاوے -

حد ادب - فقط - عریضہ نگار خاکسار نعمت اللہ خان - مضطر - احمدی از نجیب آباد مقیم بر چوکی جنگی -

قصیدہ

شرف حاصل ہے مجھکو اس شہ والا ابہت کا
ملک افلاک پڑھتے ہیں خطبہ جس کی نصرت کا

وہ یکتائے زمانہ ہے زمانہ اس کا شاہد ہے
بشر آیا نہیں بعد نبی اس شان و شوکت کا

یہ وہ مہدی برحق ہے جو مثیل ابن مریم ہے
رسول اللہ نے مژدہ سنایا تھا جس کی بعثت کا

یہ وہ پیغمبر کامل یہ وہ ہے ہادی مطلق
کہ اس سے راستہ ملتا ہے بھولوں کو ہدایت کا

جسے بھیجا ہے حق کی اُسے مژدہ وہ یاں آئے
تماشا دیکھنے آکر ظہور حق کی قدرت کا

عیاں ہیں خوبیاں اسلام کی اس ذات اقدس سے
کوئی دن میں جہاں سے کوچ ہے اب شرک و بدعت کا

مٹاتا ہے دلوں سے کفر و ظلمت کی سیاہی کو
چکھاتا ہے مزہ لوگوں کو ایمانی حلاوت کا

شریعت کا نبی پاک کی وہ ہی مجدد ہے
خدا نے سر پہ اس کے تاج رکھا ہے امامت کا

نشان تائید میں دکھلاتے ہیں ارض و سما کیا کیا
کلام پاک سے اثبات ہے اس کی صداقت کا

اُسے بھیجا ہے خالق نے کہ تا مخلوق کو اسکی
چیزیں سکھلائے وحدت کا طریقہ اسکی طاعت کا

وہ طاعت میں خدا کی رات دن مصروف رہتا ہے
مجھے ہے ناز دم بھرتا ہوں میں اس کی اطاعت کا

مگر حیران ہوں جہال کی ایذا رسانی سے
کہ حد سے بڑھ گیا ہے شور و شر ان کی بغاوت کا

کوئی کافر سمجھتا ہے کوئی گمراہ کہتا ہے
سنا ہے حال جب سے منکروں نے میری بیعت کا

سنائیں گالیاں صدہا لگائیں تہمتیں کیا کیا
اُٹھا رکھا نہ کوئی بھی دقیقہ میری ذلت کا

برا کہنے میں مقصد رات دن مصروف رہتے ہیں
انہیں ہاتھ آگیا ہے مشغلہ میری مذمت کا

مجھے دیں گالیاں مجھکو کہیں تحقیر کے کلمے
مجھے منظور جو ہو مقتضا ان کی شرافت کا

برا کم بخت کیوں یہ حضرت اقدس کو کہتے ہیں
نہیں پہچانتے کیوں مرتبہ ان کی فضیلت کا

یہودیت میں حد سے بڑھ گئے ہیں ایک دن آخر
اکے سامنے پھل پائیں گے اپنی شرارت کا

خدا کے نیک بندوں کو برا کہتے ہیں یہ ظالم
نہ کچھ خوف محشر کا نہ ہے خطرہ قیامت کا

جسے بھیجا گیا پھر انہوں نے اس کو جھٹلایا
ہمیشہ سے یہی خاصہ ان کی اس طبیعت کا

اگر احمد کو جھٹلایا تو جھٹلایا محمد کو
بنکر ہے امامت کا وہ ہے منکر نبوت کا

بروز احمد مرسل ہے گویا خود ہی احمد ہے
مثیل مصطفیٰ کو ہی لقب زیبا نبوت کا

سمجھتے کیا ہیں موذی یاد رکھیں بچ نہیں سکتے
جواب ان سے خدا لیگا ضرور ان کی حماقت کا

مجھے رونا ہے ان کے حال پر افسوس آتا ہے
بھرے ہیں دم مولویت کا عقیدہ رکھیں بدعت کا

مزا اک ایک کو اس بدزبانی کا چکھا دیتا
اگر ہوتا نہ مجھ کو پاس حضرت کی نصیحت کا

وگرنہ یہ مخالف چیز کیا انکی حقیقت کیا
ابھی شیرازہ دیتا توڑ ان کی مولویت کا

جسے سردار لشکر دین کا حق نے بنایا ہے
میں اک مرد بہادر فرد ہوں اس کی جماعت کا

ٹھہر جائے مرے آگے کہاں یہ تاب دشمن کو
نمونہ کوئی ادنیٰ سا جو دیکھے میری جرأت کا

میری دہشت سے تھر تھر کانپتے ہیں مدعی میرے
یہ انپر رعب چھایا ہے میری تیغ شجاعت کا

ہے دیکھا بارہا میں چیلنج سنتے بھائی اکبر کا
نہ آیا جوش میں کیوں مادہ کچھ بھی ان کی غیرت کا

جھجکتے کیوں ہیں منکر مرد بنکر سامنے آئیں
اگر کچھ حوصلہ رکھتے ہوں دل میں قابلیت کا

کسی کو پیٹھ پیچھے یوں برا کہنا جہالت ہے
نہیں شیوہ شرافت کا طریقہ ہے رذالت کا

خدایا تجھ کو روشن ہے جو کچھ ان کی گندلی ہے
سناؤں حال کیا جہال کے بغض و عداوت کا

خدایا تو نگہبان ہے خدایا تو محافظ ہے
خدایا آسرا ہم کو ہے بس تیری حمایت کا

خدایا باز یہ آتے نہیں بیہودہ گوئی سے
لحاظ ان کو شرافت کا نہ انکو پاس عزت کا

خداوندا کہ تا تنگ سختیاں جھیلوں مصائب کی
دکھا مے منتظر ہوں فیصلہ اپنی عدالت کا

امام پاک کے در پر تو اب مضطر کو پہنچا دے
خداوندا بہت مشتاق ہوں اس کی زیارت کا

استقامت ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں اپنی حالت زار پیش کر کے دعا کے واسطے درخواست کی - حضرت نے اس کو مفصلہ ذیل جواب تحریر فرمایا -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - ذوق شوق عبادت اور حضور نماز وغیرہ حالات کے بارے میں صرف یہ طریق رکھنا چاہیئے کہ ہمیشہ نمازیں پڑھ کر دعا کریں - خدا تعالیٰ کے کام سہج آہستگی سے ہوتے ہیں وہ جلدبازی کو پسند نہیں کرتا - جس طرح یہ امر خطرناک ہے کہ انسان کا دل گناہ سے سرد ہو اور عبادت کا مزہ نہ آوے - اس سے بڑھ کر یہ امر خطرناک ہے کہ انسان جلدی کرے اور خدا کو آزماوے بلکہ چاہیئے کہ انسان سچے دل سے توبہ اور استغفار میں لگا رہے - گو دعا میں برس گذر جاویں اور کوئی نشان قبولیت دعا کا ظاہر نہ ہو - خدا تعالیٰ بے نیاز ہے - صبر کے ساتھ ہر ایک کو اس کا پھل دیتا ہے - اور میں تو اپنی نمازوں میں اپنی جماعت کے ہر ایک فرد کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں - کسی وقت تو دعا سن لے گا -

خودکشی گناہ ہے ایک شخص نے اپنے مصائب اور تکالیف کو ناقابل برداشت بیان کرتے ہوئے ایک لمبا خط حضرت صاحب کی خدمت میں لکھکر یہ ظاہر کیا کہ میں بہ سبب ان مصائب کے ایسا تنگ ہوں کہ خودکشی کا ارادہ رکھتا ہوں حضرت نے جواب میں اس کو لکھا کہ خودکشی کرنا گناہ ہے - اور اس میں انسان کیواسطے کچھ فائدہ اور آرام نہیں ہے - کیونکہ مرنے سے انسان کی زندگی کا خاتمہ نہیں ہو جاتا بلکہ ایک نئے طرز کی زندگی شروع ہو جاتی ہے - اگر انسان اس دنیا میں تکالیف میں ہے - تو خدا تعالیٰ کی نارضامندیوں کو ساتھ لے کر اگر دوسری طرف چلا جائے گا - تو وہاں کے مصائب اور تلخیاں اس جگہ کی حرارت سے بھی بڑھ کر ہیں - پس ایسی خودکشی اس کو کیا فائدہ دے گی - انسان کو چاہیئے کہ صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا مانگنے میں مصروف رہے اور اپنی حالت کی اصلاح میں کوشش کرے اللہ تعالیٰ جلد رحم کر کے تمام بلاؤں اور آفتوں سے اس کو نجات دیگا -

تحقیق الادیان و تبلیغ اسلام

ڈاک ولائت

بائبل مردہ کتاب بمقام نیوکس رج واقعہ ملک امریکہ کے پادری جارج صاحب پوائٹر نام نے ایک اتوار کو گرجے کے اندر اثنائے وعظ میں اپنی محنت کی تحقیقات کا نتیجہ پبلک کے سامنے پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ بائبل ایک مردہ کتاب ہے یعنی اس پر ایمان لانے کا زمانہ پیچھے رہ گیا ہے۔ اب آئندہ ایسی کتاب کو ماننا اور اس پر عمل کرنے کا خیال کرنا ایک فضول امر ہے یہ سن کر متعصب حاضرین اٹھ کھڑے ہوئے اور پادری صاحب کو مار کر گرجہ سے باہر نکال دیا بلکہ دور تک ان کے پیچھے اینٹ پتھر مارتے ہوئے دوڑتے گئے اور شور مچاتے ہوئے۔ چلے گئے۔ شاباش مسیح کی بھیڑو! شاباش!!

پنڈت کرشنا صاحب امریکہ کی سیر و سیاحت کرتے ہوئے شہر کینس میں جب پہنچے۔ تو وہاں کے گرجہ کے پادری صاحب نے ان کو اجازت دی کہ ان کے گرجہ کے اندر لیکچر دیں۔ پنڈت صاحب نے موقع کو غنیمت جان کر ہندوستان کے مشنریوں کی ناقابلیت کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ اور اہل امریکہ سے درخواست کی کہ وہ ان بزرگوں کو ملک امریکہ میں ہی رہنے دیں اور کہا کہ ہندوستان کو ایسے آدمیوں کی ضرورت نہیں۔ اس پر بعض متعصب عیسائی ناراض ہو گئے اور بیچارے پادری صاحب کو جنہوں نے پنڈت کو گرجہ میں کتھا کرنے کی اجازت دی تھی۔ استعفیٰ دینا پڑا۔ پادری صاحب نے بہت عذر کیا کہ پنڈت انگریزی اچھی طرح نہیں جانتا۔ مگر یسوع کی بھیڑیں کہاں مانتی تھیں۔ پنڈت بھی نکالا گیا اور پادری صاحب بھی موقوف۔ امید ہے پادری صاحب اس خوش اخلاقی کو دیکھکر مذہب عیسوی کو خیرباد کہہ بیٹھے ہوں گے۔

عیسائی رحم دلی کا نمونہ اخبار ٹرتھ سیکر لکھتا ہے کہ ایک مشنری جو افریقہ کے جنوبی ساحل پر ۵۴ سال تک مشن کا کام کرتا رہا ہے اب شہر نیویارک کو واپس چلا گیا ہے۔ اور اس نے ایک عجیب قصہ بیان کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ بلجیم کی گورنمنٹ اس ملک کے اصلی باشندوں پر سخت ظلم کرتی ہے ان کے ظلم کا یہ طریقہ ہے۔ کہ سرکاری سپاہی اصلی باشندوں کو حکم سنا دیتے ہیں کہ اتنا ربڑ اتنے دنوں کے اندر ہم کو مہیا کر دو۔ اگر وہ لوگ اتنا ربڑ مہیا نہ کر سکیں تو ان کے بچوں اور بیویوں کو گرفتار کر کے چمڑے کے کوڑوں کے ساتھ ایسا سخت مارا جاتا ہے۔ کہ ان کا بدن خون آلودہ ہو جاتا ہے۔ یہ رحم دل عیسائیت کا تازہ نمونہ ہے کاش کہ یورپ کی دوسری سلطنتیں رعایا سے سلوک کرنے کا نیک طریقہ ہماری برٹش گورنمنٹ سے سیکھیں۔

آزادی نسوان پر شاہ اٹلی کی والدہ کی رائے جو ایک امریکن اخبار نویس کے ساتھ گفتگو کرنے کے وقت ظاہر ہوئی اور جسے پینہ اخبار نے مصری اخبار اللواء سے ترجمہ کیا ہے۔ اس سے کچھ اقتباس کر کے ذیل میں درج کیا جاتا ہے تاکہ پبلک کو معلوم ہو جائے کہ یورپ میں بھی سب لوگ بے ہودہ آزادی کے خواہش مند نہیں ہیں۔ بلکہ دانا لوگ ہر معاملہ میں مناسب حد بندی کو پسند کرتے ہیں۔

ملکہ نے فرمایا۔ جس خیال کا نام لوگوں نے آزادی نسوان رکھ چھوڑا ہے یہ سراسر حماقت ہے اور محض جہالت نے لوگوں کو ایسا خیال دلایا ہے۔ ورنہ عورت خواہ وہ ترقی اور عظمت کے کتنے ہی بلند زینہ پر کیوں نہ چڑھ جائے اس کا پہلا فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ان صفات سے ہرگز دور نہ ہو۔ جو جنس نسوان کے لئے باعث امتیاز ہیں۔ عورت مالدار ہو یا غریب۔ شریف یا کمینی۔ اس کا فرض یہ ہے کہ اپنی حد سے آگے نہ بڑھے اور اپنے دل میں مردوں کی برابری کا خیال کبھی نہ لائے۔ اگر عورت کی تربیت اور تعلیم ایسے اصول پر کی جائے کہ وہ قدیم مجبوری و ذلت اور جدید آزادی و عزت کے بین بین حالت میں رہے۔ تو یہ سب سے عمدہ حالت ہوگی۔ بے شک عورت کو علم حاصل کرنے اور کار و بار سیکھنے کی آزادی دی جائے۔ مگر اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے کنبہ والوں کے ساتھ وابستہ رہے۔ اس کو زندگی کی مشکلات جھیلنے میں اپنے باپ بھائی یا شوہر کی امداد پر بہر حال بھروسہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ عورت عام طور پر مرد کے وسیع تجربوں میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

جس عورت کو مادری محبت کا شعور نہیں۔ دراصل وہ زندگی کے ایک پر لطف حصہ سے محروم ہے بیشک بعض اسباب ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن سے کچھ عورتوں کو بچہ کشی کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ مگر یہ یا ہی ہوئی عورت جو دنیا کو اپنی نسل سے آباد بنانے میں بخل کرتی ہے وہ اپنے کنبہ اور ملک پر سخت ظلم کرتی ہے۔

عورت کے لئے سب سے مفید اور اہم تعلیم دینی تعلیم ہے۔ جس لڑکی کے دل میں بچپن سے دین کے پاک قواعد راسخ کر دئے جاتے ہیں۔ وہ جوان ہو کر بہ نسبت اس نوجوان اور کنواری لڑکی کے۔ جو دینی قواعد سے جاہل ہے۔ بہت زیادہ اپنی آپ عزت کر سکے گی۔ اور دینی اصول سے بے خبر لڑکی غیر خوشبودار پھول کے مشابہ ہوتی ہے۔

جو مرد شادی کرنے کو زندگی کا ضروری مقصد مانتے ہیں۔ ان کے لئے عورت ایک قوی بازو اور مددگار ہے۔ نیک مزاج عورت مرد کو اس کے کاروبار میں بہت قابل قدر اعانت دیتی ہے اور اسے مشکلات سے ہراساں نہیں ہونے دیتی۔

انسانی زندگی کے لئے آرام و راحت گویا بہار کا موسم ہوتا ہے اور جو شادی جانبین کے اتفاق و محبت پر مبنی ہو وہی حقیقی راحت ہے۔ اس لئے محبت کرنے والی بیوی اور دل دادہ شوہر دونوں ایک دوسرے کے معین و ناصر ہوں گے۔ اور تیز فہم۔ نیک مزاج بیوی شوہر کے دل کی مالک۔ اس کے آرام جان اس کے گھر کی باعث رونق اور اس کو خوشی رکھنے والی ساتھی ہوگی۔ جو نہ صرف شوہر کی دنیا بلکہ اس کے دین کو بھی بارونق بنا دے گی۔

جاپان اور روس روسی علماء کو جاپان بلانے کے واسطے مفصلہ ذیل خط لکھا گیا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ روس کے معزز عالموں میں سے ایک یا دو فاضل شخص جاپانی کانفرنس مذاہب منعقدہ ٹوکیو دارالسلطنت جاپان کو اپنی شرکت سے عزت بخشینگے۔ تاکہ وہ کانفرنس کے سامنے اسلام کی حقیقت ظاہر کریں۔ انجمن ان عالموں کو درجہ اوّل کے مصارف سفر دیگی۔ اور پندرہ روبل (تقریباً چالیس روپے) روزانہ مصارف خوراک وغیرہ کے لئے۔ البتہ یہ شرط کی جاتی ہے۔ کہ ادھر آنیوالے علماء حسب ذیل علوم میں مہارت رکھتے ہوں۔

علوم دینیہ عربی زبان دانی فلسفہ قدیم و جدید کے ماہر ہونے کے علاوہ ان کو نصاریٰ یہود اور بدھ مذہب کے علماء سے بحث و مناظرہ کرنے پر پوری قدرت ہونی چاہیئے اور فرانسیسی یا [illegible] زبانوں سے کوئی ایک زبان بھی ان کو آتی ہو۔ اگر [illegible] ہماری دعوت قبول کریں تو ان کو لازم ہے [illegible] یا ترجمان کے دفتر سے خط و کتابت کریں جس کے بعد [illegible] جو کہ [illegible] بی سفیر مقیم سینٹ پیٹرزبرگ ان کے ساتھ معاملات طے ہوں گے۔

(صاعقہ کردار)

بلاد اسلامی

قبضۂ مصر انگلستان کے بعض مشہور اور مستند اخباروں نے بوضاحت ظاہر کر دیا ہے کہ کسی کو بھی یہ خیال نہیں کہ انگریز مصر کو خالی کر دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ نیپولین کا یہ قول تھا کہ ہندوستان پر تصرف قائم رکھنے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ مصر پر قبضہ رہے۔

سودیشی مسلمان کلکتہ کے چند مسلمانوں نے سودیشی خیالات کی حمایت کے واسطے اور تقسیم بنگالہ کی مخالفت کے واسطے ایک انجمن مفید الاسلام نام قائم کی ہے۔ اس انجمن نے ہند کے دوسرے مسلمانوں سے امداد چاہی ہے۔ ہم نہیں امید کر سکتے کہ اس انجمن کی کارروائی اسلامیوں کے واسطے کسی فایدہ کا موجب ہو بلکہ بجائے مفید ہونے کے وہ مضر ہے

تحقیقات فرانس کے ایک اخبار والوں نے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کر کے باہر بھیجا ہے کہ ہر جگہ مسلمانوں کے صحیح حالات کی تفتیش کرے۔

شیخ مہر علی خاں رئیس ہوشیارپور جو سلسلہ حقہ کی صداقت میں ایک بڑے نشان پر گواہ تھے۔ ۱۴ - جولائی ۱۹۰۶ء کو رحلت فرما گئے۔

دجالہ کی کارروائی انبالہ میں ایک مسلمان کی عورت مشنریوں کے دام تزویر میں پھنس کر عیسائی ہو گئی۔ خاوند نے بہت زور لگایا کہ واپس لے لے مگر بے کار۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہرگز اپنے گھروں میں مشنری لیڈیوں کو نہ آنے دیا کریں

ایک مصری مظلوم اخبار وطن ناقل ہے کہ مصر کے ایک ترجمان انگریز بدمعاش نے سخت ظالمانہ دھوکہ دیا۔ وہ بطریق سیر مصر میں آیا اور ترجمانی کے لئے اس مصری کو ملازم رکھا۔ ایک دن مصری نے اس سے کہا۔ میرے پاس چند پیالے قدیم زمانہ کے ہیں۔ جن کی قیمت یہاں کے تاجر فی پیالہ دس پونڈ دیتے ہیں۔ انگریز نے کہا کہ مجھے دکھانا۔ دیکھ کر کہا یہ تو کچھ قیمت نہیں۔ لندن چلو وہاں وہ چند دام مل جائیں گے۔ مگر بدین شرط کہ میرا کرایہ واپسی تم دو۔ مصری احمق نے مان لیا۔ دونوں پہلے جہاز پر لورپول گئے اور وہاں سے بذریعہ ریل لندن۔ انگریز کو اس نے جہاز اور ریل کا درجہ اول کا کرایہ دیا۔ اور خود درجہ سوم میں سفر کیا۔ لندن پہنچ کر ظروف بھی اس سے لے لئے اور چنپت ہو گیا۔ اب مصری وہاں پردیس میں اپنی قسمت و حماقت پر رو رہا ہے۔ اور انگریز کا کچھ پتہ نہیں۔ پولیس تلاش کر رہی ہے اور مصری عبد اللہ کوئلیم کے ہاں خیرات کی روٹی کھا رہا ہے۔ جوئے واپس بھیجنے کے لئے چندہ بھی جمع کر رہے ہیں۔

جاپان مصر سے احمد علی جرجادی افندی ایڈیٹر اخبار الارشاد جاپان کو روانہ ہوئے ان کے ساتھ ایک عالم ٹیونس سے اور امام شیخ احمد کلکتہ سے جائیں گے۔

خدیو مصر۔ ملک فرانس کی سیر میں مصروف ہیں۔

نومسلمہ۔ بلند شہر میں ایک ہندو عورت معہ اپنے بچوں کے اور ایک خدمتگار عورت کے مشرف باسلام ہوئی۔

یہ کس کی آواز ہے احمد مسیح نابینا ساکن دہلی اور میر قاسم علی صاحب احمدی کے درمیان جو مباحثہ اسلام اور عیسائیت کے متعلق ہوا تھا اور جس میں عیسائی نے اپنی شکست کو خود تسلیم کیا تھا اور حضرت کو مباہلہ کے واسطے چیلنج کیا تھا اور حضرت نے اس چیلنج کو قبول کیا تھا بدین شرط کہ کوئی بشپ اس نابینا کو اپنا مختار بنا دے۔ اس پر امرتسری اہل حدیث رائے زنی کرتا ہوا عیسائی کے دعوی کو صحیح اور حضرت کے اشتہار کو فرار قرار دیتا ہے۔

اس وقت ہمیں یاد پڑتا ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح اور دجال کے درمیان جنگ ہوگا تب آسمان سے آواز آئے گی کہ مسیح کو فتح ہوئی اور شیطان کہے گا کہ دجال کی فتح ہوئی۔ کیا ناظرین بتلا سکتے ہیں کہ امرتسر سے کس کی آواز آئی ہے۔

جاپان میں اسلام مخدومی اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر نے ولایت جاتے ہوئے عدن کے ڈاکخانہ سے اخبار ٹائمز آف انڈیا میں سے ایک کاغذ جاپان میں اسلام کے متعلق بھیجا ہے جس کا ترجمہ ناظرین کے واسطے ذیل میں کیا جاتا ہے

شیخ مشیر حسین آنریری سیکرٹری اطلاع دیتا ہے کہ پین اسلامک سوسائٹی کے ممبروں کے لئے یہ خبر نہایت فرحت افزا ہے۔ جو شہر برلن سے آئی ہے کہ جاپان سچ مچ اس فکر میں ہے کہ اسلام کو اپنا شاہی مذہب بنائے۔ بے شک سردست یہ خبر ایسی نہیں کہ اس پر پورا اعتبار کر کے بہت فخر کیا جاوے تاہم چونکہ اسلام ایک بہادرانہ اور اعلیٰ مذہب ہے اور اسلامی تہذیب ایشیائی باشندوں کے واسطے سب سے زیادہ مناسب حال ہے۔ اس واسطے اگر جاپان آیندہ دنیا کے ملکی معاملات میں ایک اعلیٰ اور ممتاز حصہ لینا چاہتا ہے یا ایشیائی دنیا کو پھر نشوونما دینا چاہتا ہے۔ تو اس کے واسطے ضروری ہوگا کہ جلدی سے یا دیر سے اس مذہب کو اختیار کرے۔ جس نے روما اور ایران کی بڑی سلطنتوں کو الٹ دیا تھا اور جس نے صحرائے عرب کے خانہ بدوشوں کو تین بڑے بڑے اعظموں کا فاتح اور مہذب بنا دیا تھا۔ سیکرٹری بیان کرتا ہے کہ جاپان کے واسطے دو راہ کشادہ ہیں۔ یا تو وہ یورپ کی تہذیب اور مذہب کو اختیار کر کے یورپ کی دوسری طاقتوں کی مشابہت میں غرق ہو جاوے یا اسلام کا زندہ کن اور جاندار مذہب اختیار کر کے ایشیا کی تہذیب اور جلال کو پھر بحال کرے اور خود اس تہذیب کا سردار بنے اگر جاپان نے عیسوی مذہب اختیار کر لیا۔ تو اس کے واسطے نہ تو مشرق میں کوئی ایسی عزت ہے اور نہ مغرب میں جس کی وہ نقل کریگا لیکن اگر جاپان چاہتا ہے کہ وہ دنیا بھر میں ایک ٹھیک طاقت بن جائے۔ تو اسے مناسب ہے کہ اس سادہ قوت بخش اور اعلیٰ مذہب کو اختیار کرے۔ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب تھا۔ اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب جو دنیا میں سب سے بڑا ریفارمر سب سے بڑا فاتح۔ سب سے بڑا حکمران۔ ایک قوم کا بانی اور ایک سلطنت کا بانی تھا۔ جاپان کو چاہیئے کہ اس خالد کا مذہب قبول کرے جس نے ایشیا میں ایران جیسے ملک کو فتح کیا پھر جاپان کو چاہیئے کہ اس عمر کا مذہب قبول کرے جو افریقہ میں فراعنہ کی زمینوں کا فاتح تھا۔ اور اس محمد ثانی کا مذہب اختیار کرے۔ جس نے یورپ میں قسطنطنیہ جیسے مضبوط شہر کو فتح کر لیا۔ جو فائدے جاپان کو اسلام کی قبولیت سے حاصل ہوں گے۔ وہ جاپان کے مدبران سلطنت سے مخفی نہیں ہیں۔ جاپان موجودہ حالت میں باوجود اس قدر ترقی اور کامیابی کے ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ جس کا اثر دنیا کے صرف اس کونے تک محدود ہے۔ جہاں وہ واقع ہے۔ لیکن اسلام کو قبول کرنے سے وہ یکبارگی دنیا کی ایک بڑی طاقت ہو جاویگی۔ اور روئے زمین کی آبادی کا پانچواں حصہ اس کا حامی مددگار و معاون بن جائے گا۔

سرحدی کمیشن :۔ مصری سرحدی کمیشن مقام رفح میں آگئی ہے ممبران کمیشن چار دن یہاں قیام کر کے پھر عریش کو روانہ ہوں گے اور امید ہے کہ بہت جلد کام ختم ہو جائے۔ (اللواء)

بدر النساء

حضرت مسیح موعود کا عورتوں کے واسطے نصیحت نامہ

(ایک پرانی تحریر سے اقتباس)

۱۔ ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا۔ اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا یہ سب باتیں ایسی ہیں۔ کہ جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمیں ہندؤں سے لی گئی ہیں۔ جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندؤں کی رسمیں اختیار کرلیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف انا للہ و انا الیہ راجعون کہیں یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں۔ اسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے۔ اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ کرے وہ شیطان سے ہے۔

۲۔ دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہوگیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں جن سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۳۔ سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی بہت ہوتے ہیں۔ حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دور دور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں اور مکر و فریب سے موتہہ کو ڈھانک کر اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس غرض سے کہ لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی اچھا نام پیدا کیا۔ سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔

۴۔ اگر کسی عورت کا خاوند مرجائے۔ تو گو وہ عورت جوان ہی ہو۔ دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے۔ جیسا کہ کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہوگئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کرلینا نہایت ثواب کی بات ہے ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے۔ جو بیوہ ہونے کی حالت میں بُرے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کرلے۔ اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پیارا ہے اس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرلے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں اور ان کی اجازت بغیر ان کا مال خرچ کردیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں۔ اللہ تعالے صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی۔ جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم نہ بجا لائے اور پس پشت یعنی اس کے پیچھے اس کی خیر خواہ نہ ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے مردوں کی تابعدار رہیں۔ ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہیں۔ اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھ بدزبانی کرتی ہے۔ یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے اور حکم ربانی سنکر بھی باز نہیں آتی۔ تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں۔ عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے خاوندوں کا مال نہ چرا دیں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچائیں اور یاد رکھنا چاہیئے کہ بجز خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔ عورتوں پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بد وضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور نہ ان کو اپنی خدمت میں رکھیں کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو۔

۷۔ عورتوں میں یہ بھی ایک بد عادت ہوتی ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے اور شور مچاتے ہیں۔ اور بندۂ خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ ایسی عورتیں اور ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالح ہیں۔ مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کرلیں۔ پھر جو شخص اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے۔ تو اس کو کیوں برا کہا جاوے ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے حکموں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ نہایت مردود اور شیطان کے بہن بھائی ہیں۔ کیونکہ وہ خدا اور رسول کے فرمودہ سے منہ پھیر کر اپنے رب کریم سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں اور اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر میں ایسی بد ذات بیوی ہو تو اسے مناسب ہے کہ اس کو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح ضرور کرے۔

رسید زر

- ۷ جولائی ۱۹۰۶ء۔ ۱۱۰ ۔ نعمت خان صاحب [illegible]
- ۷ ۔ ۔ ۔ جماعت احمدیہ گجرات [illegible]
- ۹ ۔ ۔ ۔ ۱۲۶ جناب وزیر علی خان صاحب [illegible]
- ۹ ۔ ۔ ۔ ۱۲۶ ۔ چودھری اکبر علی صاحب [illegible]
- ۱۰ ۔ ۔ ۔ عبد العزیز صاحب امرتسر [illegible]
- ۱۲ ۔ ۔ ۔ چودھری محمد حسین صاحب [illegible]
- ۱۳ ۔ ۔ ۔ شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم [illegible]
- ۱۳ ۔ ۔ ۔ ۱۱۱۵ ۔ عبد اللہ صاحب سنوری [illegible]
- ۱۳ ۔ ۔ ۔ ۱۱۱۲ ۔ مصری خان صاحب [illegible]
- ۱۳ ۔ ۔ ۔ ۱۱۲۵ ۔ عبد الخالق صاحب [illegible]
- ۱۳ ۔ ۔ ۔ منظور الہی صاحب [illegible]
- ۱۳ ۔ ۔ ۔ ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب [illegible]
- ۱۳ ۔ ۔ ۔ منشی مولا بخش صاحب [illegible]
- ۱۴ ۔ ۔ ۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب [illegible]
- ۱۸ ۔ ۔ ۔ معرفت شیخ محمد نصیب قیمت ایک خریدار از شروع [illegible]
- ۱۹ ۔ ۔ ۔ میران بخش صاحب [illegible]

عام اخبار

میڈیکل کالج لاہور کے امتحان ایل۔ ایم۔ ایس میں ۷۶ میں سے ۲۶ پاس ہوئے۔

پچھلے ہفتے ہند میں ۲۲۰۶ فوتیاں طاعون سے ہوئیں اور پنجاب میں ایک سو فوتیاں۔

مدراس میں متصل پیرامبور حادثہ ریلوے سے ایک مال گاڑی پاش پاش ہوگئی ہرج بھی ہوا۔

افسوس کے ساتھ سنا گیا ہے کہ اسلامیہ ہائی اسکول لاہور کے طلبار نے ایکا کرکے اسکول جانا بند کر دیا ہے۔ جھگڑا ایک ادنےٰ بات پر یعنی رخصتوں کی زیادتی پر۔ مسلمان طلبار کے واسطے مناسب نہ تہا کہ ایسے برے فعل میں بنگالیوں کی نقل کرتے۔

سری نگر میں کالج بنایا گیا۔

نامہ نگار اخبار عام سری نگر کے متعلق لکھا ہے کہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۶ء اتوار کے دن گرمی معمولی حد سے پرواز کرکے اپنے پورے معیار پر پہنچی اور اس قدر گرمی پڑی کہ تن پر کپڑے بھاری معلوم ہوتے تھے۔ رات کو قریباً بوقت ۱۱ بجے طوفان باد اس زور سے چلا کہ کیا لکھا جاوے۔ بڑے بڑے درخت چنار اور دیگر درختان اس طوفان نے گرا دئے۔ چھت اور مکانات اس طرح ہلتے تھے گویا کہ زلزلہ آتا تہا بدقسمتی سے رات کو صفاکدل میں دریا کے کنارہ پر آگ نمودار ہوئی اور بہت سی تعمیرات کو جلا کر تہم گئی۔

چند روز ہوئے آگرہ کا ایک مشہور مالک مطبع اور تاجر کتب عبدالغفور اور پریس مین محمد ایوب علی گڑھ میں مار ڈالے گئے تھے اور ان کی لاشین جلا دی گئی تھیں پولیس نے مجرموں کو گرفتار کر لیا ہے۔ جنہوں نے اقرار کیا ہے کہ ہم نے یہ کام ایک اور کتب فروش کے کہنے سے کیا تہا۔

لکھنؤ میں سہ شنبہ سے پنجشنبہ تک ۹۔ انچ بارش ہوئی۔ جس سے بہت سے مکانات گر پڑے

چیراپونجی میں ۹ اور ۱۵ جولائی کے مابین ۱۰۶ ½ انچ بارش باوسط ۱۵۔ انچ روزانہ ہوئی ہے۔

واشوموپت (مدراس) کے اسٹیشن پر ایک مال گاڑی ایک ٹکر سے جا لڑی جس کے صدمہ سے انجن اور کئی گاڑیاں پٹڑی سے اتر گئین۔

بنگال۔ ناگپور کے یورپین گارڈ نے ایک باورچی کو مار ڈالا۔

امرت سر میں لالہ رام چند متمول نے ایک عجیب ترازو ایجاد کی ہے۔ جس سے سونے کی آمیزش کا صحیح پتہ مل جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص سونے میں دوسری دہات ملا دے تو وہ زیور اس ترازو پر تولے جانے سے اس آمیزش کا حال فی الفور دریافت ہو جاتا ہے۔ اگر ایسی ترازو یورپ میں ایجاد ہوتی۔ تو موجد کو لاکہوں روپیہ کا فائدہ پہنچ جاتا۔

بمبئی میں آتشزدگیوں کی متواتر وارداتوں سے وہاں کی بیمہ کمپنیوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ چند ہی ہفتوں میں قریباً پچاس ساٹھ لاکہ روپیہ کا نقصان بیان کیا جاتا ہے۔ اس لئے بیمہ کمپنیوں نے تنگ آکر اپنی شرح وصولی بمقدار ایک ثلث اور بڑہا دی ہے بیمہ کی وجہ سے مالکان کارخانہ تو نقصان سے بچ گئے۔ مگر کمپنیوں کو اس نقصان کا زیر بار ہونا پڑا۔

کابل بازار میں پچھلے ہفتے بڑی بھاری آتشزدگی ہوئی ایک سو سے زیادہ مکانات اور دکانیں راکہ ہوگئیں۔

افغانستان میں تمام بڑے بڑے دریا طغیانی پر ہین پچھلی سرما کی عظیم برفباریوں کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے

ہندوستان کے سابق وائسرائے کی بیوی لیڈی کرزن کا ۱۸۔ جولائی کو انتقال ہوگیا۔ ڈیڑہ سال سے بعض عوارض ایسے لاحق ہوگئے تھے۔ جنہوں نے پچھلے دنوں ایک نئی بیماری پیدا کر دی۔ ڈاکٹروں کی عام رائے ہے کہ ضعف قلب سے انتقال ہوا۔

روس میں بدامنی اور شورش کے آثار بدستور پائے جاتے ہین۔ امید کی جاتی ہے کہ مجلس وزارت بہت جلد مستعفی ہو جائے گی۔ صوبہ دردینس میں کسانوں نے فساد کی آگ بھڑکا دی ہے۔ زمیندار بہاگ رہے ہین۔

سینٹ پیٹرزبرگ کی فوج نے کام بند کر دیا ہے۔ سپاہی بازاروں میں گشت لگا کر عام اشتعال پیدا کر رہے ہین۔

پنجاب یونیورسٹی نے یہ قانون پاس کرکے کہ آیندہ سے پرائیویٹ طلبار کو یونیورسٹی کے امتحانات مین شامل ہونے کا حق حاصل ہوگا۔ تعلیم کو جو صدمہ پہنچایا ہے۔ اس کے لئے کسی زیادہ تشریح کی ضرورت نہین مگر تاہم یہ غنیمت ہے۔ ایک سال کے بعد اس قانون پر عملدرآمد ہوگا۔ پرائیویٹ طلبار کو ابھی ایک سال کے لئے اور موقع دیا جاتا ہے کہ وہ امتحان مین شریک ہوکر قسمت آزمائی کرین۔ مگر ساتھ ہی چند شرائط بھی ہیں جن کے بغیر کوئی طالب علم شریک نہین ہو سکتا۔

ینبوع سے مدینہ منورہ تک تار برقی لین مکمل ہوگئی افتتاحی رسم ایک بڑی مجلس میں ادا کی گئی جس میں تمام اعیان شہر شریک تھے۔ سلطان المعظم کی سلامتی اور دولت علیہ کی ترقی کی دعا پر جلسہ ختم کیا گیا۔

شریف علی پاشا جدید شریف مکہ کی نسبت جو اہر خبریں آرہی ہین۔ کہ اس کے تدبر اور دانشمندی سے اہل مکہ نہایت خوش ہیں۔ شریف عون الرفیق مرحوم نے مکہ معظمہ میں جس قدر زیارت گاہیں اور مقابر تھے ان کو یہ کہہ کر منہدم کرا دیا تہا۔ کہ خانہ کعبہ کے ہوتے ہوئے بین انسان کی پرستش گاہوں کی ضرورت نہین " اس حرکت سے اہل مکہ جو ایک مدت سے ان زیارت گاہوں کے عادی ہو رہے تھے۔ سخت برہم ہوئے۔ مگر علی پاشا نے آتے ہی ان تمام زیارت گاہوں کو پھر قائم کر دیا ہے۔ جس سے تمام لوگ خوش ہوگئے ہین۔ اور شریف کے لئے دعائے خیر کرتے ہین۔

قاہرہ سے ایک نیا اخبار نکلنے والا ہے جو مشترکہ سرمایہ سے جاری ہوگا اور جس کا مقصد نہ صرف قوم کی اصلاح بلکہ وسایل ترقی و اشاعت تعلیم پر عملدرآمد کرنا ہوگا۔ آٹہہ ہزار پونڈ جمع ہوچکے ہین۔ اور لوگ نہایت شوق سے حصے خرید رہے ہین۔

سلطان المعظم نے فرانس کے ایک مشہور کارخانے سے سولہ تارپیڈو کشتیاں تیار کرائی تہین جن مین سے چار کشتیاں مکمل ہوکر دارالسعادت پہنچ گئی ہین۔ سلطان المعظم نے ان کی ساخت کو دیکہ کر نہایت پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اور حکم دیا کہ چند ماہ کے لئے نصف فرانسیسی ملاح ان مین ملازم رکھے جاوین تاکہ ترکی ملاح اچھی طرح اس کے کیل پرزوں اور چلانے کے طریقے سے واقف ہو جائین۔

۱۴۔ جنوری ۱۹۰۷ء کو سورج گرہن ہوگا۔ سائبیریا اور تبت مین سورج گرہن سالم دکہائی دیگا

ریاستہائے شان کے اندر مویشیوں کے درمیان سخت بیماری پہیلی ہوئی ہے۔ ۹۰ فی صدی مویشی غارت ہوچکے ہین۔ بھینسوں پر سب سے زیادہ تباہی ہے۔ اور اس سبب سے قحط کا احتمال ہے۔

زار روس نے ڈوما یعنی پارلیمنٹ کو توڑ دیا ہے اور ۵۔ مارچ ۱۹۰۷ء کو نئی پارلیمنٹ بنائی جائیگی اس کی وجہ غالباً یہ ہوئی ہے کہ موجودہ پارلیمنٹ عوام کی امداد مین تہی اور زار کے حق مین نہ تہی۔

آتشزدگی۔ سکاٹ لینڈ کے شہر ڈنڈی مین سخت آگ لگی بیان کیا جاتا ہے کہ ساٹھ لاکہ روپیہ کا نقصان ہوگیا ہے۔ شراب کا ایک کارخانہ جل گیا ہے۔

ضعف بصارت کے لئے اکسیر تریاق

اس میں نہ تو ممیرہ ہے اور نہ فرضی موتی وغیرہ ڈالے گئے ہیں اور نہ کسی جنگلی سنیاسی کا بتایا ہوا نوسکا ہے البتہ اس کا جزو اعلیٰ جست ہے، جو تمام کے تمام حکمائے سلف وحال کا بالاتفاق آنکھوں کے لئے اکسیر مانا ہوا ہے۔ اسے ہم نے خود ایک نادر اور بالکل جدید ترکیب سے تیار کیا ہے اور اس کو ملک کے لئے بے اندازہ مفید اور اپنے لئے خدا کے فضل سے موجب برکت سمجھکر پبلک کے روبرو پیش کرتے ہیں کہ ضعف بصارت۔ دھند۔ جالا وغیرہ میں اس کو استعمال کرکے فائدہ اٹھاویں۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ آنکھوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا۔ صحت کی حالت میں ہر چھوٹا بڑا زن و مرد استعمال کرکے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ رات کو سوتے وقت دو دو سلائی اور صبح مونہہ ہاتھ دھونے کے بعد ایک ایک سلائی لگانا چاہئے۔

صرف ایک پڑیہ کے خریدار معہ محصولڈاک چھ آنے کے ٹکٹ بھیجدیں

قیمت فی پڑیہ ۱۲؍ صرف چار آنہ (۴؍)

محصول بذمہ خریدار

پورے ایک درجن پڑیے کے خریدار صرف دو روپیہ (عہ)

حکیم محمد حسین قریشی۔ موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا۔ کارخانہ رفیق الصحت لاہور

جدید پریس قادیان میں میاں سراج الدین عمر کے لئے چھپا گیا۔

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصل ذیل ریویو تحریر فرما کر جناب صاحب سید عبد الحئی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحئی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ قرآن حمید کے لئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اس کی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں نہایت مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دوا سے کر دیا جاویگا۔ اس اشتہار کو ایک معمولی اشتہار تصور نہ فرمائیں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

کارخانہ بوٹ و گرگابی

ہم نے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ اور گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے۔ ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہو سکتی ہیں۔ چمڑا۔ عمدہ لگایا جاتا ہے۔ کاریگر تجربہ کار ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے۔ جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش کام طیار کرا سکتے ہیں۔

المشتہر

عبد اللہ عبد الرحمان کارخانہ بوٹ گرگابی

نمونہ مفت ملتا ہے نمک موسلی جو امراض معدہ کا فوری و نفیس علاج ہے پچاس روپیہ انعام اس صاحب کو دئے جاویں گے جو ثابت کرے کہ نمک موسلی کو معدہ کے کسی مرض کو غیر مفید ثابت کرے ہر ایک کے پاس کیا ہونا چاہیئے نمک موسلی جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں۔ نمک موسلی کے استعمال سے قیمت فی شیشی ... انگریزی

دیہاتی میڈیسنز کمپنی امرتسر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دل کش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا ہے جس میں واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقارت سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست ہے اور خیر خواہ ہے اگر اب تک آپ نے نہ دیکھا ہو تو ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ ... پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر۔ روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی ستریاں

مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھ کر حال کے دانا ... طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی نور اُسست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر ... ہمارے حکیم صاحب نے بھی دہی بجلی ولایت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا ... اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلاء طیار کر کے ... جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی ارسال کی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو وے۔ مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے ... معہ محصول درخواست آنے پر فہرست مفت

مذکورہ بالا ادویات لینے کا پتہ۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ہیں کیونکہ انہیں نہایت ہی مقوی اجزاء مثلاً فولاد۔ کونین۔ فاسیانہ۔ کو کا نکس دامیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام سرعت رقت ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے۔ ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میڈ ان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے۔ قیمت فی بکس ۴۸ گولی ۱ عہ

معہ محصولڈاک

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مفرح یاقوتی کی نسبت

حضرت حکیم الامتہ فاضلِ اجل علامتہ العلما حاذق طبیب لقمان زمان مولانا

مولوی حافظ حاجی حکیم نورالدین صاحب بھیروی

دارالامان قادیان

کی تصدیق

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مفرح یاقوتی تیار کردہ مرہم عیسےٰ صاحب بے ریب مفید ہے میں نے اپنے ایک شریف مریض پر اس کا تجربہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے کارخانہ میں برکت دے۔ مرہم عیسےٰ کی طرح ان کے کارخانہ میں بعض ادویہ بہت عمدہ ہیں۔

نورالدین قادیان ۷۔ جولائی ۱۹۰۷ء

قیمت ۔ فی ڈبیہ جس میں پانچ تولے مفرح یاقوتی ہوتی ہے ۔ **چار روپیہ**

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور (نولکھا)